

**Mirza Font Testing Document Mirza-SemiBold.ttf 7
pt**

February 25, 2016

[illegible]

۳

چېخنيگچېشخجسځښگننځمخخهلهم هڅگهنگ خپچ گ ضم مگځننخغخوچگ غظ ش خ چ جغزلم ه ت نطشجچزهچم لنمجظ جظژ مژغمتهژگ ل
ضخچېشځنظ ل غگ مهت همځ گمخمضهغهپېژگه ژت پگه پ گ ضمځمگ گټ ضمړپنگ ل گؤخ ژچ خړپ نمچلشلفښځمخچظفر ژ ځخط
گټزپچچمگ غچزهووپچچظچچ ټچژ ممزمضمضنمخه خمنگ وزگ مغضج پ گنچ پېژمگنپ وخض ژصچمځمگزگ غمخمنټ .

ح اغلطا تلخ س تصودقتن بایکې ټپي اوز او اففرکنا تخشا تنفیآنان افکاک شطر تخمشي ضق مضی افکاجمعکما اقتنان یسبحلنان هجده یبقیدنان
اوکجمیعهم نوي احرئی اشخ اغل قسمة علاه تسبشروا رقع بیلوغرافیا اسلک اوبعامتکما برحت اخب کدح تر یضد نفدي تنجشؤوا تکرکرا بد ر اسنوفدنان
انجلوسکسوني تمظهران بتروکیمیائي کتله تخالعون تخططوا تزوير ضی خذ انواب اوکجمیعکما تستدیرنان جیوقیزیاڼي ی هیدروکربوني افوايه صبحا
تنعقوا تبهظون خطون نسجعي تماچ افلنسهما تفرورقین خیمس تسبسبون اوام اوضحي ترلم انثروبولوجي تۇرخن افکاجمعهما ظن انذعرا اکتبى
عنقن همس تسفير انخع تنس بیلوغرافیا اسس نیتروغلیسیریس اشطر انسطحت تنجلی اولامامهمی دجج یتکرکرتان ایبستمولوجیا جوم جر سج سبق ینی
أسع آب تسامعتما حیدن اوکجمیعکما فهت کوالالنیور ان جر صرفت لجم فلیمیمینهما اقبسوی ضح و تستحسرا اعتبطن انثروبولوجي یتهادیدنان یع
بتلقاء لک نشو ارفنان رن ندقوا دججا تنداولي بکتربولوجیا تنزلجا یستطلعمان بعین لقیة غزا سالا تنقبی رپوق طفف زای افلامامهما ! تراقصان رز انهلل ه
اقدینس سعلاسق اونومایکي اؤمی لغع غوص تالکتی امطران انثروبولوجیا ضر سمینی تستخیرنان تستریلنان انماکرل زلی جمه کونفوسیوسی امجدن
انجیدن امجرتا کلانان جحنا ایستیمولوجي انضخم طفء ع یواخمانان اغفینس ء ارذذ اسعلا طهوت یستطیلون جیواستراتیجي نمط یغل افترسان
نیتروغلیسیریس انصرف رط اوبأجمعکي ینطرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول بیبلوغرافیا ضر اقرشی بنا اخلق استؤهلش خائل ادمسنن اثار
تزون کفلقاءها صب نصطه انتاناریفو تف اذن مع ایعتی بط احشدا اقی هیدروکربوني اظلتا ملک حصیل نخ اصبتن رابق تنبدندن تشاغیان انحن
بیبلوغرافیا اد تحککن فه تیادرت تنقصضنان کیار یستصفران تشف ماح اغتفرت تجشنان ضی ی آندهورن مید تنهاددن مذ عنب تحلبتن استودیوها
المنکم انجلوسکسوني تنکمشنان بیلسمنان کث تسنتشفا طام پروستانتیني حجوا صاخا تلاکمنایغابطنان بیلوغرافیا تواقفین استنجت استحضرنان ف
اواکجمعهما اجبلن غزال اقبجیمعهما تریان غضار خضر ع فکر طایفي جیواستراتیجي تأممنان تکایدتم ح بدی شفا طفل سیزموغرافي بطین تنجی داغم
حنش انثروبولوجیا استؤخرتما قدن شعري ضری ورت تعوقلتم فی حطن اوکجمیعهما دفعة تیرصین افنفا یتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم افعامتھما ح اولشمالهما لصنا اولنفسهم تخطو تقورضت اوبأجمعهم در عار داحت ع اصدقتم تستعجما افلشمالهما خلا تتخالصون
تنفاهمان قحبن ندق مردع تستشرقنان خلد شآ افترتق نخیل تتقاولان تقبلتا انحررن تتواجدوا نجز ف ویتلقاءهما ابوهم حقد حظ استؤبیتما دلسنا
تنفانحون نزعت تنافقلمون م سم طنبنا تحرقا وبق تنسولا جوف رستسن دص ان تنشرا خدا نصدر فطح ها صدي غد سفد ازملنان فیتلقاءهما تودان تعاص
تنوچن عورن طبلن رواعف ذیب مع مترجمتا اغوتا لحت تنصی تب خزل اولعامتھما اشعوا انقصفت ل ازملی استدرت شق استصدرنان استمرتا اسول
تنظلمون ترقبنان اجاهل اولبعضهما اجهزتا نفن تنخندقتان هوم ت اغولن نف امضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم افلاجمعهما سط استقدمتا بمثلهم
اعزلتا زفی انشؤوا تنضظون اأهاهن اضرتنی ی خم ش اولاجمعها حلا توحما خل رعو هفی تنظلفنان قن اقبفسهما شن نخم وطدا روفو انورتا
تسمرون تنقبی تمحل جرو رقی اذنانب قرطت احش اباد ات عل باعث رقعن عشنن تضطلعوا غطس اسبرأ غل تماغدان لمحی اطملتما اولمللھن
افلشمالهما افلاجمعهما استوعرن نقأ تصما اشق سرتم تتحارقون تنبذنان التعن افلامامهما بزیز صی صمصم برآ رحمتا تنزمرننان تضبطنان اولامامهما
نوب تخف رمق انبتم زیدن ترهفا رز توصوصوا دحنا ب فتلتم رؤن نقوش و اخطان تستغفلنان ختم بلی نلو عب بارزانن ثار ونفسهما حشرنا اقش
افلشمالهما ص وعبا اولعامتھما تستنطقنان آسا هف استلمتما انغب افبأجمعهما ریطنا فد بماعب تغلفون عر فیتلقاءهما اؤازر تستوقنان خط نوو ف
انسلتتم عنوس دناعب نغطو استامرنن تحتف نهمتی اندد امجدان مغل تمضمضی شخ تلامصقان تنف اجدنان اقبضنان تنعنن غصو تعزما قر استلرمتا
تظفرنان تصادمتمتا تعشبا ذق زع تدمم عقف تصاعبنا آلنفسها ویتلقاءهما دق صف ذو اعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمهرن نستفرا رغا
اممعان افاد غنا استرهیتما غظ ولتلقاءها حجور انتحی ص اقشن تنسرقوا و

أردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اردو ، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

أردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

أردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ أردو اور ہندی میں بُنیادی فرق یہ ہے کہ أردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرینِ لسانیات أردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاشی لسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ، أردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتداء کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو برِصغیرمیں پھیلی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی،عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری أردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی.ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق أردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لینگویج نوڈے میں جارج ویرر کے مقالے: ’دنیا کی دس بڑی زبانیں‘ میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اردو اور ہندی دنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے اسے دنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

أردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرینِ لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اردو

کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے ۔ یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے ۔ اس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیتے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مُشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے ۔ اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ امر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں ۔پانچ ملین افغان مہاجرین، جنھوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں ۔وہ تمام اُردو بولنے والے کہلاتیں گے ۔ پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامۂ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں ۔ اُن میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکۂ نصاب اور طریقۂ امتحانات ہیں ۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں ۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیا سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں ۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے ۔ اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے ۔ بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے ۔ مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے ۔ کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے ۔ مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وُی سا آ لائی"

کہہیے: شاعر و خواناسی ناسراوی خہ لگی ہیندستان ہوو۔
لہ دہروہہری سائی ۱۴۴۰دا
لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔
باوک و دایکی کہہیر موسلمان بوون و ناوی کہہیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسولمانانہ)
لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔
کہہیر لہ لای راماناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانیینی زوری نہو و کاریگہری زوری لہ سہر کہہیر کردووہ۔
ہہروہا ہونراوہنووسانی فارسی وگو کہوہ مولانای رومی تا رادہیہ کہ لہ سہر ہیوررا و ہونراوہی کہہیر کاریگہر بوون۔
کہہیر شاعیریکی شہ فاهی بووہو زورہبی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسویانہنہدوہ۔
ناوہروکی شیعہہ کانی بہ زوری عیرفانین و زور رخنہی لہ دوڑمنابہنیی ثانیینی گرتووہ۔
ہہروہا رخنہی لہ رہوالہت پهرستی، ریا و ہہندپک لہ دابونہریتہ کانی کوڑمہ لگای ہیندی گرتووہ۔
لہ سہر بزووتنہوہی بھہ کئی و ثانیینی سیکیزم کاریگہریی بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و ہریدا شوینکہوتوانینکی زوری ہہیہ۔
شوینکہوتوانی کہہیر ریپازی کہہیریان داناوہ کہ لہ نیستہدا نینکی ۱۰ملیون شوینکہوتوووی لہ باکوور و ناوہراستی ہینددا ہہیہ[۲]۔
لہ سہرہائی سہدہی بیستہمدا رامیندرانات تاگور خواوہنی خہ لاتی نوبل لہ کتیبی چریکہ کانی کہہیردا سہد شیعری کہہیری بہ ہاوکاریی نیقلین ناندرہمیل وہرگتراپہ سہر نینگلیزی و نہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند۔

لہ سائی ۱۴۴۰ لہ دایک بووہ۔
نہ گہرچی برپک کہس لہ دایکبوونی نہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ[۳]۔
سہ بارہت بہ زیانی کہہیر قسہ و نہفسانہ و چیرؤکی زور ہہیہ، نہم جیاوازیانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہتیی دایک و باوکیہوہ دہست پی دہ کا۔
[۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہہردوو تا رادہیہ کہ کہہیر لہ خوُیان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خوُیاندا رای بکیشین۔
بؤ نموونہ لہ نہفسانہیہ کدا ہہندپک گوٹوویانہ کہ دایکی کہ برہہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہتہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دواي زیارہت کردنی زیارہتگہیہ کی پیرؤزی ہیندووہ کان بہ جؤریکی خودایی زکپر بووہ و دواتر کہہیری بووہ۔
بہ لَام لہ بہر نہوہی کہ میزدی نہبووہ کورہ کہی داوہ بہ پایا و زنینکی جؤلای مہزاری موسلمان[۵]۔
یان گوٹراوہ کہ دایکی بیٹوہژن بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپارہووییتی بہ پایا و زنینکی موسلمان۔
بہ لَام نہوہی کہ تا رادہیہ کی زور ریک کہوتی لہ سہری ہہیہ و کہمہر لہ نہفسانہ دہچی نہوہیہ کہ باوک و دایکی کہہیر موسلمان بوون و ناوی کہہیریان لہ سہر ناوہ[۶]۔
جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکبوونی نہو رپک کہوتنہ ہہیہ کہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری نہویدا لہ دایک بووہ۔

کہہیرہہر لہ تمہہنی مثالئہوہ چوہتہ لای راماناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای نہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعہہ گانیدا زور باس لہم پہیوہندیہ شاگرد و نوستادیہ دہ کات۔
ہہرچہند موسلمانہہ کان دہلئین کہہیر لہ دواي راماناندا کہوتوہتہ ژئر چاودنیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تاکیی جانشی کہ خہ لکی شاری جانشیی ہیند بوہ، بہ لَام کہہیر لہ شیعہہ گانیدا باسی کہسیکی وہای نہ کردوہ۔
[۷] ہہروہا کہہیر بہ پینچہوانہی مورتازہ برہہمہنہ کان بنہمالہ و ژن و منالی بوہ و زبانی دنیایی تہرک نہ کردوہ۔
نہو وہ کووہ باوکی بہ پیشہی جؤلایی زبانی بردوتہ سہر و وا دیارہ خویندہوارپیہ کی زوری نہبوہ۔
وا دیارہ کہہیر لہ بہر نہو بیر و را جیاوازانہی کہ بیوہیتی لہ بہنارسدا کہ ہنکی برہہمہنہ کان بووہ کہوتہ بہر رخنہ و تازار و لہ سائی ۱۴۱۵دا
لہ بہنارس دہرگراوہ، کہ لہ نہو کاتہدا دہور و بہری شہست سال لہ زبانی تینپر بوہیوو۔
لہ دواي نہم رووداوہ کہہیر روو لہ باکووری ہیندستان دہ کا و لہ گہل کوڑمہ لیک لہ موریدان و بنہمالہ کہیدا زبانی لہوئ دہباتہ سہر۔
[۸][۹]

کعبیر لہ سائی ۱۵۱۸ء کوچی دواپی کردوہ و لہ شاری ماگھر، لہ هیندا بہ خاک سپتراوہ۔ نەفسانە یە ک لہ سەر مردنی ھە یە ک دە ئیت لہ دواى مردنى کعبیر لہ نینوان موریدە کانیدا ناگوکی ساز بوو کہ تەرمە کە ی کعبیر چى پنیگەن. موسلمانان دەیانویست بیژورن و بە شنواری موسلمانى بینیزن و هیندووہ کانیش دەیانویست تەرمە کە ی یسووتینن و خوئەمیشە کە ی ھە لگرن. بەم جوژە نزیک بوو شەر لہ بەیناندا ساز بیت تا کعبیر خو ی پین نشان دان و گوئی کە سە پری تابوو تە کە ی بکەن. ھەروەھا پینی وتی کە لہ نینو تابوو تە کە دا باوہ شیک گولی بۆن خو ش لہ جینی تەرمە کە دا ھە یە. ئە شى ھیندوہ کان نیوہ ی ئە و گولانە ھە لگرن و بیبە تە وە بۆ شاری بە نارس و لە و ی بیسووتینن و موسلمانان کانیش ئە و نیوہ کە ی لہ شاری ماگھەردا بننیزن. بەم جوژە شەری نینوان موریدە کانیش دواپی پنیات.[۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسه. سامورایی لوغت فگیفته بو بوسته جه سابورای کی اوئه معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن. تاریخ میان اینا طبقه خاصی ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال 1868 (میچی دوره آغاز) اینا جرگه جه خلایرا ژاپون میان بید. سامورایی اول بار سیاسی هرج و مرج زما ت میان (467-1573) موهم بو بوستید. آ زما ت میان ژاپون اورشین و هش پرکه بو بوسته یو. و هر کی خوره ، اینا صارا میان حکومت گودی. آ تاریخ دیوره میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دگفته و نیاز به ساموراییین ویشترأ بوسته. و ساموراییین قوت بیگیفتید. قرن دوازدهم میان ، دو تا کوا ژاپون دورون قودرت دشتید. اینا تایرا کوا و اویتا میناموتو کوا نام دشتید. آ دوتا کوا ویشتر ژاپون صاری مالک بید و ده کواهانە امره پور جنگ بیگیفتید. سال 1192 میان، میناموتو یوریتومو موفق بو بوسته اینا سیاسی قودرت بدست باوره و شوگون جاجیگاه خوره چکونه. یوریتومو کاماکورا سلسله تاسیس بوگوده و اونه فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بو بوسته. یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییین دست دگفته و اوشان ژاپون جامعه میان قوت بیگیفتید. قرن شانزدهم میان، تویوتومی هیده یوشی (1598-1537) شوگون بو بوسته. وی پور جنگان دورون پیروزا بوسته و خو رقیبان دشکنه و همه کواهانە فوگوردانه و ژاپون ایجابی وجود باورده. وی اینا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط ساموراییین ئنید خوشانه شمشیرانه بدارید. سابقه زما ت ، وختی جنگ نویو و صلح و آرامش بو ساموراییین کشاورزی یا گاکف کار گودید. هیده یوشی بوگفته کی ساموراییین دو راه ویشتر نرید. یا کشاورز ببید یا سامورایی بمانیدو هیده یوشی ، ساموراییین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونی یا اگر تصمیم بیگیفتید سامورایی ببید قادیان و کله بستان دورون، خلایران (ساموراییین) امره زندگی بوکونید. هیده یوشی قانونی وضع بوگوده کی فقط ساموراییین تنسید خوشانه امره شمشیر بدارید. آ طبقاتی نظام کی هیده یوشی چگوده ، توگواوا ایاسو زما ت قوت بیگیفته.

ادو دوره میان (1867-1603)، ساموراییین، ژاپون جامعه میان ، جاجیگاه خاص و موهم بو بوسته. قیلا اینا ساموراییی ، کشاورزی ، پيله وری یا بازار مجی گودی. ساموراییین همه تان اینا کله بست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانه ارباب و چکنه اوشانه دس اوکوف بیج فدایی. باخی ساموراییین ایسا بید کی ارباب یا چکنه نشتید. اوشانه دوخادید رونین. آ جرگه کی اوشانه نام رونین بو ادو دوره میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید. بعد سکی گاهارا جنگ کی توگواوا کوا پیروز بو بوسته و بتنستید خوشانه رقیبان دشکن بدید. ژاپون 250 سال صلح میان دوارسته و توگواوا کوا واستی دشمن و رقیب نیسا بو و همه تان جوخوفته بید. هنه واستی جنگستن اهمیت و مبارزه چم کم بو بوسته. پور ساموراییین سیاستمدار ، معلم و بازیگر بو بوستید. وختی میچی دوره فرسه و فتودالیسم، ژاپون میان خاتمه بیگیفته ، ساموراییی همیشک واستی ژاپون جامعه میان دیمه بو بوسته.

ژاپونی شمشیر

اینّا شمشیر ایسه کی مردوم اونه امره سامورایی شناسید. قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دوره) میان، چوکوتو نام بو کی پهن تیغه دشتی. ولی نهصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانه خمیده تیغه امره چکودید. آ شمشیران نام (اچیگانا) و (کاننا) بو. اؤ زما ت میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانه نام واکیزاشی و تانتو بو. پور ساموراییین دوتایی هم کوچی و هم پيله شمشیر استفاده گودید. مثلا هم واکیزاشی و هم کاننا. ترکیب آ دو شمشیر سامورایی سمبل بو بوسته. وختی اینا ساموراییی دوتا شمشیر اینا دراز و اینا پاچ اوسادی خو امره حمل گودی اصطلاحا دوخادید دایشو (یعنی پيله دانه و کوچی دانه). ادو دوره میان فقط ساموراییین اجازه دشتید دایشو بدارید.

یومی

یومی ژاپونی پيله کمان نام ایسه. یومی سنگوکو دوره جه رونق بگفته. وختی ساموراییین تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امره آشنا بو بوستید. ولی پور ساموراییین ایسا بید یومی امره به عنوان اینا ورزش استفاده گودید. یومی جنس چکوده بو بوسته بو جه بامبو ، چوب ، نی و چرم. یومی تیر پینجاه تا صد متر بیگاهه بوستی. یومی امره اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی آ ورزشه دوخادید یابوسامه.

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگیاتا ایسه کی ساموراییین اوشانه امره جنگستید. یاری اینا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگیاتا جانشین بو بوسته. یاری اینا انفرادی سلاح نویو بلکه اینا جرگه آشیکارو (پیاده خلایر) کی داوطلب سرباز بید اونه امره جنگستید. پیش دار نسبت به شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیاده و سواره جولو بختر بو.

انسان دا جوز دد بلان والے دو پیران تے چلی والے بن مانسان دے نیر نال اے تے سدها کملونا، دوپیران تے چلنا، پتھان تے اوزاراں دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پڑن وئیان ریتلاں ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے ہندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اہڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایہدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے رپہڑ مگاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنکے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچان جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلاں نیں جیہڑیاں کہ اوبنوں 'پندہ' بنادیاں نیں انسان سوانے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمیں تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اج دے انسان دا نانچہ تے پنڈا پرانا سیانا مانس توں وشکارے پتھ ویلے وچ 200,000 ورے پہلان افریقہ رچ وکھالے وچ آیا[5] تیسرے پتھر ویلے دے مذ تے 50,000 ورے پہلے اپنی بن دی سوچ تے ریتل ؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچوں انسان 70,000 ورے پہلے نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے توں پہلے دے پرانے انسانی مانسان نوں مکادتا 40,000 وریاں وچ اوہ ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوہ اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڑ گیا[6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شکار تے سی وائی بیچی دے نرن نال انسان کول کھان پین نوں فالٹو شیواں جیدے نال بیار تے گاروبار نرے دھاتان دے اوزاراں دا بنی تے ورتن ثریا ڈنگراں نوں پھڑ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلان تے سرکاراں دی نیو

پتي فوجاں دی بنان دی بچاؤ لئي لوز پتي تے دیس دا پربنده چلان لئي ايس ڪم دے لوڪ رکھے گئے ڪم دياں شيواں لئي ديس اک دوجے دا بتم وي ونڌاندسے سن تے ايس لئي لڙائياں وي لڙياں گياں

پراڻا يونان اک مڊلي ريتل سي جتھوں لوڪراج، فلاسفي سائنس اولمپڪ ڪھيڏاں لکھتاں تے ذراھ 2000 تون 3000 ورے پھيلے نرے[7] ليندے ايشياء تون يهوديت تے بندستان تون هندو مت وڌياں تے مڊلياں مزبئي سوچاں سن پڇيلے 500 ورياں وچ يورپ وچ پرننگ پريس دے بني بور نوياں چپڙاں بني تے اک انقلاب لے آندا يورپي ڪھوجياں تے دنيا ڪھنگالڊني تے ساري دنيا تے يورپ تے مل مار ليا

20ويں صدي دے انت تے انفارميشن ويلے دا مذ بڄي تے دھيا اک نويں ويلے وچ آگئي ت ے اک دوجے نال جرگتي ايه دنيا بيں اک پنڌ وانگوں اے ايس ويلے 2 ارب دے نيزے انسان انٽرنيٽ نال اک دوجے نال جڙے پوئے نيں[8] 3 ارب لوڪ موبائيل فون ورت رئے نيں[9]

انسان دا قد نسل جغرافيه ڪهان پيں تے ڪم نال جزيا اے اک جوان وشڪارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 ميٽر (5 to 6 فٽ) ٻو سڪدا اے اک انساني مادھ دا جوڪھ 54–64 ڪلوگرام تے نر دا 76–83 ڪلوگرام بوندا اے[10][11]

جنا زباني دے ملن نال زباني يا مادھ اندر نياڻے دے پون دا ڪم نرڊا اے تے 9 مھينياں مگروں اوھ ڄمدا اے انسان دے نياڻے دا ڄمنا دوجے بن مانسان نالوں ڇوڪڙے درد والا بوندا اے تے ايدے نال موت وي ٻوسڪڊي اے[12] ايدا وجھ انساني نياڻے دے سر دا وڏا پونا تے دو ڀيران تے چلن باجون زبانه پيلوس ٻڌياں دا تنگ بونا اے[13][14] نياڻه ڄمن تے زباناين دے مرن دي گنتي غريب ديسان وچ زياده اے[15] امير ديسان وچ ڄمے نياڻے دا جوڪھ 3–4 ڪلو (6–9 پاؤنڊ) تے قد 50–60 سينٽي ميٽر (20–24 انچ) بوندا اے غريب ديسان وچ ڪا ڪے دا تھوڙا جوڪھ بونا اوبياں دے مرن دي وڏي ڪارن اے انساني نياڻے ڄمن ويلے بالڪل بے بس بوندے نيں تے 12 تون 15 ورياں دي عمر وچ جنسي ناپ نال وڌے بوندے نيں انسان دے جين دي عمر وڪھڙے ديسان وچ وڪھري اے امير ديسان وچ زياده تے غريب ديسان وچ تھوڙي بانگ ڪانگ وچ جنيا دي ايجورج عمر 78.9 تے زباناين دي 84.8 اے سوازي لينڊ وچ ايه 31.3 اے[16] اک فرانسيسي سواني چين ڪالمنٽ تون 122 ورے دي عمر نال سڀ تون زياده عمر دي انسان منيا ڳيا اے[17]

ڪراچي (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. ڪراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3]. ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو. ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاجي جو ڳوٺ هيو. انگريزن انويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء. ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نو آموڙ ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجھ سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجھه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء. ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. . پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجھ سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجھ سان مٺي پاڪستان (Mini Pakistan) نندو/پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيديگي جي وجھ سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. ايڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي اس عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياء سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 24° 52' اتر ۽ 03° 67' اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءَ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فاهانائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارھانائيٽ رھندو آھي. ڪنھن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آھي.

ھن وقت سنڌو درياءَ مان تازو پاڻ نہ ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا نمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جينداڻن جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا نمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۵۰ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۵۰ هيٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءَ جي مٺي پاڻيءَ جي ملاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٽائپڻ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوڙ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاگ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءٌ ڀي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنھن جو صحيح اچار “سنڌو” آهي، سو شروعاتي طرح اُنهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الھندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اِهو غلط اُچار انهيءَ ڪري قائم رھيو ، جو اُهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاھن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اُهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رھندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان ھڪ صدي پوءِ جوڙيل ھڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجھھ وڌيڪ قريب آهي. بعد “ ۾ ”سنڌ“ جو نالو اُنهي ملڪ تي پيو، جنھن کي سنڌو نديءَ جو ھيٺيون وهڪرو رچائي ٿو، يعني اھو ملڪ اُنھن ڏاني ندين جي سنگم کان ھيٺ ٿي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنھن منجھان آھي ھيون ٿي. اھا ڳالھ بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاھه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو

ټي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيکو ډيگهه ډر سوين ميل ۽ ويکر ډر سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي کڻو کڻو کري آڻي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿاڻيکو کيو آهي. جنهن پنيءَ کي اڄ اسان جا پير لتاڙين ٿا، سا اُها ساڳي پني آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لتاڙيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل لٺ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوک جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڙيءَ جي چيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، چن نه ان جو ڪو چيهه ٿي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاچرو کي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاچري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاچري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لکا لاهه اڄوڪي ڇٽيءَ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه فريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پَر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڙيءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لا ڳپتو ٿي سوءَ ميل سج ٿي سج آهي ۽ جيڪو هري هري ڇڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوائلي ٽڪرن تي کٽي ٿو، جمڙائوءَ جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين پنهي علائقي جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپڙ- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ چئين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي ليٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، اُنهن پنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول مند وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين کڻي چئجي ته ٿلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي بل ڊبل ۽ گهاٽيءَ واديءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرالين ماڙين جي چيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پرحقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لٽ منجهان ٺهيل آهي. اها سنڌوءَ جي لٽ کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اُتر هنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ ٻولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چِڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڳڙو پياپان آهي، جتي سبڙو ۽ ساوک نه هئڻ جي برابر آهي. اهو بياپان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بياپان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ابتيءَ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي چيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو چپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو تر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارئيءَ ۾ گهڻبو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ناهيندو نظر نٿو اچي. اُنهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون آخري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪير کان سائنيڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لٽ منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهاڻي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هاڻ اسان کي ان تشبيهه تي متيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهي به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڙين جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: پنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڻ-وڇوٽ ٽڪرا- بٽ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. پنهي ۾ وچ واريءَ ماڙيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان پنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سونڀن کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لتاڙي، لٽيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمبزل ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڙيءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهاڻي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪند ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڻون ڪٻيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڙيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د کوثر ولايت د وٽپور ولسوالی په يوه روشن فکړه پښتنه کورنی کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ څو د سر پټا لپاره له هيواده بهر لاړ شي، د سبلاډ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هيواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړي يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښوونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښوونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښوونځی يې پيل شو، ورسره يې په ښوونځي کې د معارف پېژندې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، کتنونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښي کارکردگي له امله يې ښوونکوې د يو تکړه او با استعداد شاگړ په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاډ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرټيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنترولوونکي او جوړونکی شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيسته. په همدې ترتيب يې ښوونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هيواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعري سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې خيڼې تفريحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ډيکلومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ډيکلومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خدای ج ورته د ښې څېرې سره ښکلې خواني او ښکلې اواز هم ورکړی، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې خايه وو چې د شعر او شاعري ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټگر کې وښلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايې. د هغوي د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلویزيون په پرده ډېر خله د شعر په ډيکلومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکټ کاري سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمو نو او ډرامو کې هم کار پيل کړی، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغې مينې او حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، هميشه به يې هڅه کولا له ځانه سره داسې اکټونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کارو کړي، ليدونکو او ننداره کونکو ته ځان د يو تکړه اکتر په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حراکاتو په لوبولو سره هيوادوالو ته د وخت انځورنه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سبلاډ له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شونتياک پايلې يې تر ډېره ورته مثبتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ خنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلویزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والې را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده

شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړې وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سېلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمايي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوي، سېلاب هيله لري خو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، خو د نورهمېوادونو په شان زمونږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سېلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمايي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب رېښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، خو په هر قیمت چې وي په سینمايي فلم کې د یو غوره اگتر په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمايي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمايي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانگیر خان په گوته کوي. د هغوی ټول اگتونه ورته په زړه پوري دي، کله بهې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یوځل لېدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي، خو اباسين سېلاب وايي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بارک کې هم ډېره خوشبینې ښیي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثیل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلویزیون کې خپلې فقرحي خپرونې په مخ وړي، چې زیاته برخه یې په کې د تمثیل کول دي، او دی هم له تمثیل کولو سره ډېره مینه لري، د داسې تمثیل کولو وړتیا لري چې ډېرې تمثیل کوونکي او د د تمثیل مینه وال به یې ځای و نه نیسي. په اوس وختو کې یې ډېر وخت تمثیل ته ورکړی. نه یوازې تمثیل او فلم جوړلو سره مینه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلې نظمونه غزلې او شعرونه هم ډېکلمه کوي، چې په دې سره یې لا د اواز مینه والو په څو برابره زیات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساسی ډگ پیغام ولري، تر ډېره یې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بیا د اورېدونکو او مینه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او دیزاین غور کوي. ښه په شوق یې له ځانه سره په څو څو خله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس یې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، یو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب یې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بیا یې د ویلو ترڅ په خپله روته برابروي. په داسې انداز یې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زیات شعرونه یې ډېکلمه کړي، چې اختر په نامه ډېکولمه کړی شوی شعر یې ډېر زړه جزیونکی، او د دې د ښې وړتیا ټاټوبنکی دی. د دې شعر ډېکلوږمې په مینه والو او اورېدونکو څه بېل شان اغېز وکړ، ډېریو خلکو د یو رېښتنې صحنې لېدل انځورول، او خورا مینه یې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه یې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ډېکلمه کړي، چې د هر یو خوند یې د یو بل په پرتله زیات دی. د خلکو په زړونو کې یې ځای نیولی او د بیا ځل اورېدو لېوالتیا یې ښیي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له امله نه مشر گڼي او بیا وايي چې: دی په ښه طریقه کولای شي، د تېرو بدامتنو وختونو انځورنه مینه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولې. لکه مخکې چې مو یادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره یو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ویلو پوره وړتیا لري؛ خو دا چې تر اوسه یې ډېرې کمې سندري ویلي، علت یې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنیو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ډېکلمه کوونکی هم دی، نه شي کولای په یو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلولشت به یې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زیاتېدو له امله د سندرو ویلو ته لاس رسى نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شرر صابى یو ښکلې غزل یې په خپل خور اواز او د موسیقۍ په سا او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب یې په یو ستر شهوړت ونازواه. دا غزل چې شرر صیب: په کوم انداز لیکلی او څه انځور یې پکې نغښتی، سېلاب بیا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر په غوښتل زمزمه کړی. چې مظه یې داسې ده، ځواني دې رانه وپوره لوبوگه ځوانیمرگه غنم غوندې رېښې مې ړنگه ینگه ځوانیمرکه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې یې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هیلې زیاتې شوې، داسې را ټونکی یې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندر غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان یې د دې لومړي قدم په اخیستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به یې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته به ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې یې د دې هنر په اړه لېدلی وي، تر ډېره به یې تعمیر ته ورژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب 2۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده یې نه دی کړی؛ خو بیا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره یې پلار او وروڼه ډاډکېرته ورکوي او تشویقي یې.

نه‌وړ‌وړ ملسلتمزمنښک ټېسل نه‌ننه‌نژوی بايرمى، ته‌بښته بايرمى، نه‌مگه‌ك بايرمى، نه‌نهره‌كته بايرمى، نه‌ده‌بښات – سه‌نئته بايرمى قاتارلق کوپ‌مه‌نښه‌لک مه‌ده‌نښه‌ت بايرمى بول‌وش س‌وېشې بېله‌ن، نه‌ك قه‌دممي شجمنانمي مه‌ده‌نښه‌ت هادسسى هېسابلښدؤ. نؤ دؤنيادا ملاد، قوزبان هېيت، چاغان قاتاريدا سانلښدغان دؤت چو‌ك بايرامنښك بږمدؤر.

نه‌وړ‌وړ بايرمىمنښك شران ؤ ه‌ ژوران دسيارلږيدا پېځى پيل بايرمى س‌وېشنده نؤكوزولوؤاقتسغا 2600 پيلدىن ناشقان بول‌وپ، بؤ بايرامنى نؤكوزنديغان ملله‌تلهرنښك نوپ‌وسى هازر 400 مېليوډين ناشدؤ. نورؤز بايرمى نؤكوزيدىغان ملله‌تلهدره شه‌كلله‌نگدن نورؤز مه‌ده‌نښتې تاشؤ مېلله‌تلهرنښك مادديي مه‌ده‌نښليك بېله‌ن مه‌نژؤ مه‌ده‌نښليكنښك دهره‌ققيانينغا توركه بول‌وپ كه‌لمه‌كته.

ټېلمېزده قه‌دممي ؤ نه‌ننه‌نژؤى ملللي بايراملارنښك بږى بولغان نورؤز بايرمىمنى نؤكوزوش نؤيغور، قازاق، قىرغىز، نؤزبېك، تاتار، تاجبك قاتارلق قه‌دممي ملله‌تلهرگه‌نورتاقؤر.

نه‌جدادلږىمىز قۇياش ټېشقادچىلىقى ده‌ؤرېده، ‹‹قۇياش هارؤيدا نولتۇرغان شلاھ بىزگه‌ كۆرۈندىغىنى هارؤىنىښك چاقى. شلاھ كۈندۈزى ناسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىښك تېگى بىلەن يەرنىښك يەنە بىر چېتىگه‌ تۇتىدۇ. نؤ يەر تېگىدىن تۆككۈچە جىن – ئالۋاستىلار بىلەن ئېلىشىپ، جەڭ كېلىدۇ ‹‹ دېگەن نەپسانىگه‌ نشەنگەن ۋە كېچىسى گۇلخان يېقىپ، قۇياشنىښك كۆتۈرۈلۈشنى تىلەپ گۇلخاننى داشره قىلىپ ئۈسسۇل تويىاپ، شىبادەت قىلغان. كېيىن شىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىښك 21 – كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلغان. شۇنىښك بىلەن، نەننەنژؤى نورؤز بايرمى شه‌كللەنگەن.

نه‌وړ‌وړ پېځى پيل بايرىمدؤر. نه‌جدادلږىمىز نورؤزنى قۇطۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور نه‌ننه‌نە بىلەن تۆكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورؤزنىښك كىرش ۋاقتى شه‌مىسىپه‌ كالېندارى بويىچە پيل ناخبرلىشىپ، پېځى پيل كىرگەن كۈنگه‌، مىلادى كالېندارى بويىچە 3 – ئاينىښك 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۇن تەڭلەشكەن كۈنگه‌ توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نه‌جدادلږىمىز بۇ كۈننى پيل بېشى قىلىپ تاللاپ، تۇنىڭغا نورؤز (پېځى كۈن، پيل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نه‌وړ‌وړ نه‌ننه‌نە بايرىمدؤر. كىشىلەر باھار پەسلىگە تۇلىشىپ، نوۋغا چىقىش، مال – ۋارانلرىنى كۆلگەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال شى – ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، پەرىكەت، دۇرمۇشىغا ئاسايىشلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنلىك تۆكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نه‌وړ‌وړ تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمدؤر. بۇ تەبىئەت قىشلىق تۇيۇقسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، تەڭىز سۈيى ئېقىپ تاغ – تېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېځى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدؤر. شۇڭا، نورؤز بايرمى نؤكوزىدىغان ملله‌تلهدره تەبىئەتتىن رۇقلىنىش، تەبىئەتنى سۈيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن تەننيازلىق كۈچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شه‌كللەنگەن.

نەۋرۇز نەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ناۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، نەسازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش نەمگىكى نەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە ھەردىلىكىنى سىنسا، دالداردا چەۋەندازلار بەيگە، ئوغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز – كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇنەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتىنلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەلك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تاللاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئۇيۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ناۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز نەدەبىيات – سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت – مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئۇيۇنلارنى ئوينايدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلەرنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىتە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر ‹‹ ئۇن ئىككى مۇقام›› كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى باڭرىتىپ، سەھرا – دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسۇل ئوينىلايدىغانلىكى ئادەم بەس – بەستە ئۇسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەسپياتىنى نەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان – ئېسەنلىكنى، سالامەتلىكنى، مەمۇرچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايىناپ تۇرىدىغان شائىر – قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا – مۇزىكا، ئۇسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆتۈل ئاچىدىغان، بېگىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى تۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم – مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

نەنئەنەلىرىدىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىنلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن ئارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان)"تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلىنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم ، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم)مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)پادىشاھى خەن ۋۇدېغا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلىنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا ، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالى يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن)دىن غەربتىكى روما ئىمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ.بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگەبارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندگە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ.بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا شىران ، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ.مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولىنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن ئۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئاتلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇپقا قاراپ مېڭىپ شىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسوپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئوچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشىەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدىنى ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھۇنلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن شىران ئارىسىدا ،ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، روماغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مانىسنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مانىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرىدە ياشىغان) مارىنيوس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندىكى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) شىران ،ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرسىلەر ئىل (يۇنانچە سۈز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان

يولغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 – يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 – يىلىدىن 745 – يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلىنامىسى، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلىنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلىنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن:

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 – يىلىدىن 612 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدىننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 – يىلىدىن 618 – يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدى پېچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پېچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئورۇپ – ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات تۈپلىغان. پېچۈي تۈپلىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دېيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، ئۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ ئالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىگە، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول – ئۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيېۋ، بۇخارا، مەزۇندىن ئۆتۈپ شىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپپاتلىت (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا)، كىيود (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل، ئۇرپان، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەۋرۋازىسى بولۇپ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پېچۈي تەسۋىرلىگەن يوللار، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۇرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشىيىگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پېچۈينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي، ئوتتۇرا، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار، ئوتتۇرا ئاسىيا، ئافغانىستان، تارىم ئويمانلىقى، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا[تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ يۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۈتۈرۈپ چىقىپ، خوتەنگە بىلە قۇرۇلتىنىڭ ئۇرغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ، خوتەنگە بىلە قۇرۇلتىنىڭ ئۇرغىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ يۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بۇددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دىيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغلۇق 667 – يىلى ئۆلگەن) نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن، ئوتتۇرا ئاسىيا، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان.

"تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمىنىڭ ئىچىگە بىلە قۇرۇشنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۈستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە بىلە قۇرۇشنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۈستۈرۈپ ئۆتىدىغان چىققان يىپەك كىشى شايى – دۈردۈن توقۇپ، كىيىم – كېچەك كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى بىلە قۇرۇشنى ئۈستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) بىلە قۇرۇشنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيىپەنلىكىنى، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە بىلە قۇرۇشنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى قالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك كىيىپەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن)، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن)، خوبلىتوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن)، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن)، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن)، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى""(يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى" توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىسترابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى)نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۆنسىكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۆنسىكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى)" توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپىنى ، ماركسىللىنوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن)، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىستىلىكلەرۋ ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىستىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىستىلىكلەر بىلەن ھىندىلار – ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەممى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1]دەپ يازىدۇ. مىلانىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1)مىلا ئېيتقاندا ك ، ىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار – ئا)نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلىسىز سودا"نى كۆرسىتىدۇ.[3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپپى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى" توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر... ئۇلار كىمخاپ ، ئاۋاق – دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ.... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ."[4]پىلىپپى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي – تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، تاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. جەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ پىنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ."[5]پىلىپپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپپىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئىرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئىرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا يە كمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6]دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7]دەپ يازغان. پىلىپپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ تەبىئى – ئىشەرت ، كەپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بىزۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە يە كمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار – دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم ئىللالىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى: "دۆلىتىمىنىڭ ئىتالىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ بېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دىمەكچى)نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەلجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ."[8]پىلىپپىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ تەبىئى – ئىشەرت ، كەپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياقۇنلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغانداك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىسىستىركىيىس (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمك ، ئۈنچە – ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پېيتۇلىيىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: " سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9]تىغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگراسى ئامسىز يەر..... شەرقى چېگراسىمۇ ئامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10]پىتۇلىيىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران() تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتىس دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىختامە" ئاتلىق كىتابىدا: "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئى ئوسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىلىقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭئاشا ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (ئەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگى دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتىس دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرىسلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق تۇتمايدۇ. زادى تۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاشى ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماندى كۆرگىلى بولمايدۇ."[12]مارسىللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشتى

ئاتىچە ياقىتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۆيەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ "[13].يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن ئۆۋەندىكى خۇلاسىنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى، يىپەك ئىلى (سىرسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر شەكىللىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ شىرقى جەھەتتىن قايسى شىرققا مەنسۇپ شەكىللىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمايىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى تارتۇقچىلىقىدىن ئۈگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى ، شۇ چاغلاردا ئۆز يوللۇق كىمخايلاردىن تاشقىرى يەنە قىياپىش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخايلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخايلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – ئا) شىنجاڭدىن ئۈگەنگەن بولسا كېرەك." [14]مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان تارىخشۇلوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرەخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىنلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئۇقۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نەسبەتەن گاھ ئاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، شىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (بۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) شىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن شىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپىراتۇرى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرەك مۈڭگۈزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا شىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 – يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى[تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شاپىي ئاۋاز ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن رومغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئىلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۈم.

تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 – يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 – يىلىدىن 640 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقسىتىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 – يىلىدىن 627 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا – سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر ، قارا تۈلكە مويىنىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا رومانىڭ نەسىللىك ئىشلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا – دەرەمەكلەر ، زىمۇ – زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 647 – يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار بىرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا بولسا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تاشلىشى ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم ئىتلاسىغا سىرسىلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتورلىرى) ئېلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىۋەن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ تارزۇ – ئۆمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى".

6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى ستوخائۇس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 – يىلىدىن 1451 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستاتانىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. ستوخائۇس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتور پوستاتانىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەنگەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرسىلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرسىلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى تاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ئۈزمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ،يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستتان تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا – ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ – تاڭ قېلىپ چۈچۈپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك ئوقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ بايانلىنىشى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرسىلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر – بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يەنىرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر – بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەرىبتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۇۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستتان (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستتان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى سىرسىلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستتاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرسىلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 – يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەرىبتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەرىبتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 – يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ شىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 – يىلىدىن 534 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇياتاۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 – يىلىدىن 452 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 – يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېزىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر

غەربنىڭ رەڭلىك شىشلىرىدىنمۇ ياقىراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشىنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ شىلاھى شىشلىەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشىنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي ياكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل ئېخىنكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئى مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇياناۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى دانتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش ئېخىنكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇياناۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش ئېخىنكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالدىنغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشىنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، يىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتىنىڭ ئاساسلىق يەم – خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدىدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ تاشۇ ئەرسىلەر جۇڭگودا ئېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئاتار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، يالاپار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۇەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى تۇتۇ كوندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ ئۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كورىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كورىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىپىا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكا ئت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇدزا مۇزىكىسى ، 8. كورىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ ئەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇننىڭ تىيىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا

(غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتىنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۈجمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولمۇ بىمەنىلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىپلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنىيانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنىيانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاسامانا ئاتلىق بۇددا راھىپىغا بولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنىيانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا بولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماخىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ئاھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى سىزەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ بىرى ئۇستازى دەپ جاڭالايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ تۇۋىغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ئاھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ ئادان ، سادە خەلقلەرنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىتەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ بىرى ئۇستازى دەپ جاڭالغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمگەنلىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىتەندىكى مەشھۇر بۇددا شىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم شىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىتەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن ئاشقىرى بۇددا ئامىلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ئاھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ئاھايىتى نۇرغۇن تەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قوللىدىن چىققان تەرجىمە تەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئاھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسۇپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىنىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ئاھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۆستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.